106487-کیا اپنے ملک کے باشندوں کے ساتھ روزہ رکھے یا کسی بھی ملک کے ساتھ جہاں چاند نظر آیا ہو؟

سوال

اگر کچھ اسلامی ممالک میں چاند نظر آجائے لیکن جس میں ملک میں ملازمت کرتا ہوں وہاں شعبان اور رمضان کے تیس یوم پورے کیے جائیں تو میں کیا کروں، اور رمضان میں لوگوں کے اختلاف کا سبب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ جہاں رہتے ہیں وہاں کے باشندوں کے ساتھ ہی رہیں جب وہ روزہ رکھیں آپ بھی رکھیں، اور اگر وہ عید منائیں تو آپ بھی عید کرلیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو"

اور اس لیے کہ اختلاف شر و برائی ہے، اس لیے آپ کو اپنے ملک کے باشندوں کے ساتھ ہی رہنا ہوگا، جب آپ کے ملک جہاں آپ رہائش پذیر ہیں وہاں کے مسلمان روزہ رکھیں تو آپ بھی روزہ رکھ لیں، اور جب آپ کے ملک میں عید ہو تو آپ بھی عید منائیں.

رہا اختلاف کا سبب تو اس وجہ سے ہے کہ کچھ کو چاند نظر آجاتا ہے، اور کچھ کو چاند نظر نہیں آتا، پھر جنہوں نے چاند دیکھا ہوتا ہے دوسرے لوگ ان کو ثقہ سمجھتے ہیں اور ان پر مطمئن ہوتے اور ان کی رؤیت پر عمل کرتے ہیں، اور کچھ ان کو ثقہ نہیں سمجھتے اور ان کی رؤیت پر عمل نہیں کرتے تو اس طرح یہ اختلاف پیدا ہوجاتا ہے.

اور بعض اوقات آپ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ حکومت چاند دیکھ لیتی ہے اور روزہ رکھنے یا عید منانے کا حکم دے دیتی ہے اور دوسری حکومت اس رؤیت پر مطمئن نہیں ہوتی اور وہ اس حکومت کو کئی ایک اسباب کی بنا پر ثقہ نہیں سمجھتی چاہے وہ اسباب سیاسی ہوں یا دوسرے.

اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ جب چاند دیکھیں تو سب مسلمان روزہ رکھیں، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو سب عید منائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے :

"جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو، اور جب تم چاند دیکھو تو عید کرلو، اور اگر تم پر آسمان ابر آلود ہوجائے اور چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس یوم کی تعداد پوری کرلو"

چنانچہ جب رؤیت صحیح ہونے پر سب مطمئن ہوں کہ یہ حقیقتا ثابت ہے تو اس رؤیت کے ساتھ روزہ رکھنا اور اس رؤیت کے ساتھ عید کرنا واجب ہے، لیکن جب لوگ آپس میں فی الواقع اختلاف کریں اور ایک دوسرے کو ثقہ نہ سمجھیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھیں، اور ان کے ساتھ ہی عید منائیں، تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل ہو :

"روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر کرو، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو"

اور یہ ثابت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو جب کریب نے یہ بتایا کہ اہل شام نے تو جمعہ کے دن روزہ رکھا تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن دیکھا ہے، اور ہم چاند دیکھنے تک روزہ رکھتے رہینگے، یا پھر تیس روزے پورے کرلیں، اور انہوں نے اہل شام کی رؤیت پر عمل نہیں کیا کیونکہ شام مدینہ سے دور ہے، اور دونوں علاقوں کے چاند کے مطلع میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ مسئلہ اجتھادی خیال کیا لہذا آپ کے لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما میں اسوہ اور نمونہ ہے، اور جو علماء ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے قول کے قائل ہیں کہ اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھو اور ان کے ساتھ ہی عید مناؤ اس میں آپ کے لیے اسوہ ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. انتہی.

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.